(59)

رجسٹرڈ ایل نمبر ۸۳۵
ٹیلیفون نمبر ۹۱
ان الفضل بید اللہ یؤتیہ من یشاء — عسیٰ ان یبعثک ربک مقاما محمودا
روزنامہ
الفضل
ایڈیٹر غلام نبی
دارالامان قادیان
THE DAILY ALFAZL QADIAN.
تار کا پتہ الفضل قادیان
قیمت دو پیسے
یوم پنجشنبہ
جلد ۲۸ | ۱۰ ربیع الاول ۱۳۵۹ھ | ۱۸ ماہ شہادت ۱۳۱۹ ہش | ۱۸ اپریل سنہ ۱۹۴۰ء | نمبر ۸۷

غیر مبایعین میں تبلیغ احمدیت! اور پیغام صلح

معاندین احمدیت کی مرکز احمدیت پر مختلف رنگوں میں یورش کو دیکھ کر کچھ عرصہ سے غیر مبایعین کے دل و دماغ میں بھی یہ خیالات پرورش پا رہے ہیں۔ کہ نہ صرف اپنی متحدہ طاقت سے جماعت احمدیہ پر ایک بار پھر حملہ کریں۔ بلکہ دشمنان احمدیت سے بھی ہر رنگ میں امداد حاصل کریں۔ اس کے لئے ایک طرف تو انہوں نے اس قسم کے جھوٹ اور افترا سے کام لینا شروع کر دیا۔ کہ:-

"اہل قادیان اس وقت اپنے عقائد اور اپنے ائمہ کے اعمال سے بیزار ہیں"۔

اور دوسری طرف یہ کہنے لگے کہ

"جماعت احمدیہ لاہور کے پاک ممبرو! کیا ان حالات میں آپ نے اپنے فرض کو شناخت کیا۔ آپ نے ایک جہان کو دعوت حق دینے پر کمر باندھی۔ اور ایک دنیا کو شیطان کی غلامی سے نجات دلانے کی ٹھانی ہے۔ کیا آپ نے اپنی احمدی قوم کی اصلاح کی کوئی راہ سوچی۔ کبھی ان کی مصیبت زدہ پر آپ کا دل پگھلا۔ کیا ان بھائیوں کی سچی خیرخواہی کا ولولہ آپ کے دل میں موجزن ہوا۔ جو پیری کی غلامی میں جکڑ جانے کے باعث اشاعت دین کے عالی نصب العین سے محروم کئے گئے"! (۲۲ اگست)

پھر مسلسل "پیغام صلح" کے صفحات میں جماعت احمدیہ پر حملہ کرنے کی تحریک جاری رکھی گئی۔ اور کھلے طور پر اس قسم کے خیالات کا اظہار کیا گیا۔ کہ پیغام پارٹی کا یہ فرض ہے کہ وہ "قادیان میں اپنی ایک شاخ کھولکر وہاں کے بے راہ رو بھائیوں کو راہ راست پر لائے۔ اور محمودی خلافت کے گمراہ کن عقائد سے چھڑا کر انہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا خادم اور شیدائی بنائے"! (۳۰ اگست ۱۹۳۹ء)

۱۳ ستمبر کے "پیغام صلح" میں بھی "تبلیغ احمدیت کی موجودہ ضروریات اور قادیان مشن کی تجویز" کے زیر عنوان ایک مضمون شائع کیا گیا۔ پھر ۲۱۔ نومبر کے "پیغام صلح" میں تو اسے "توسیع جماعت کا پہلا قدم" قرار دیا گیا۔ اور اعلان کیا گیا۔ کہ:-

"ہمارے خیال میں توسیع جماعت کی مہم میں ہمارا پہلا قدم یہ ہونا چاہیئے۔ کہ ہم ان افراد کو از سر نو جماعت کا ممبر بنائیں۔ جو کسی زمانہ میں اس میں شریک تھے۔ لیکن بعد میں مختلف حالات کی وجہ سے علیحدہ ہو گئے"!

مولوی محمد علی صاحب نے خود بھی "احباب قادیان سے اپیل" کے زیر عنوان مضامین شائع کئے۔ اور اس طرح غیر مبایعین نے جماعت احمدیہ کے خلاف ایک باقاعدہ مہم کا آغاز کر دیا ہے۔

اس میں کوئی شبہ نہیں۔ کہ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کو اپنا امام اور مقتدا ماننے والی جماعت حق پر ہے۔ اور اس میں بھی کوئی شبہ نہیں کہ فتح اسی کے لئے مقدر ہے۔ اور غیر مبایعین اپنے مقاصد مشئومہ میں کبھی کامیاب نہیں ہو سکتے۔ جیسا کہ خدا تعالیٰ کی ان بشارتوں سے ظاہر ہے۔ جو حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کو مل چکی ہیں۔ اور جن کا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ غیر مبایعین کو مخاطب کر کے فرما چکے ہیں۔ کہ:-

پھر لو سنو جماعت ہے مری بیعت میں
باندھ لو ساروں کو تم مکر کی زنجیروں سے
پھر بھی مغلوب رہو گے مرے تا یوم البعث
ہے یہ تقدیر خداوند کی تقدیروں سے

مگر مومن کا یہ فرض ہوتا ہے۔ کہ وہ دشمن کے حملہ سے خبردار رہے۔ اور اس کے مقابلہ کا کوئی موقعہ ہاتھ سے نہ جانے دے۔ اسی وجہ سے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ نے غیر مبایعین کے اس نئے اقدام کو دیکھتے ہوئے ایک گزشتہ خطبہ جمعہ میں جماعت کو اس امر کی طرف توجہ دلائی ہے۔ کہ جہاں جہاں غیر مبایعین ہیں۔ ان کی فہرستیں بنا کر مرکز میں بھجوا دی جائیں۔ اور ہر جگہ کی جماعت غیر مبایعین کی تبلیغ کی طرف بالخصوص توجہ کرے۔ کیونکہ یہ فتنہ اسلام اور احمدیت کے لئے سخت مضر ہے۔

اس خطبہ جمعہ کا شائع ہونا تھا۔ کہ "پیغام صلح" کے خرمن چین و سکون پر بجلی گر گئی۔ اور وہ یہ رونا رونے لگ گیا۔ کہ "ابھی مٹھی بھر جماعت لاہور" کے "کام کی ابتداء ہے"۔ بلکہ "تا حال سارے دوست پوری طرح اس ضروری کام کی طرف متوجہ بھی نہیں ہوئے۔ کہ ہمارے خلاف زور شور سے تیاریاں شروع کر دی گئی ہیں"۔ "پیغام صلح" نے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کے غیر مبایعین کو تبلیغ کرنے کے ارشاد کو بظاہر ہماری کمزوری پر محمول کیا ہے۔ اور اسے باطل کے خوف اور حق کے رعب کی دلیل قرار دیا ہے۔ لیکن دراصل اس نے خود اس خوف و ہراس کا اظہار کیا ہے۔ جو غیر مبایعین کے مرکز پر طاری ہو چکا ہے۔ اور جس کی وجہ سے "پیغام صلح" بہکی بہکی باتیں کرنے لگ گیا ہے کیونکہ کوئی صحیح الدماغ یہ نہیں کہہ سکتا۔ کہ حملہ کرنے والا دوسرے کے رعب اور اپنی کمزوری کی وجہ سے حملہ کا اعلان کیا کرتا ہے بلکہ یہ اس کی طاقت کا ثبوت ہوتا ہے۔

ہر ملک میں چوروں اور ڈاکوؤں کی تعداد بہت قلیل ہوتی ہے۔ اور ہر ملک کی حکومت ان کی دست برد سے رعایا کے مال ومتاع کو محفوظ رکھنے کے لئے بیسیوں تدابیر اختیار کرتی ہے۔ کیا ان تدابیر کو دیکھ کر کوئی شخص اسے حکومت کی کمزوری قرار دے سکتا ہے۔ یہی حال انبیاء اور ان کے ذریعہ قائم ہونے والی جماعتوں کا ہوتا ہے۔ انبیاء اپنے زمانہ میں حق کی اشاعت کے لئے کئی تدابیر کرتے ہیں۔ مگر اس لئے نہیں کہ ان کے دلوں پر باطل کا رعب طاری ہوتا ہے۔ بلکہ اس لئے کہ دُنیا دار الاسباب ہے۔ اور اس جہان میں اسباب سے کام لینا ضروری ہوتا ہے۔ پھر کسی بدی کے ازالہ کے لئے یہ نہیں دیکھا جاتا۔ کہ اس میں مبتلا چند لوگ ہیں یا زیادہ۔ بلکہ اگر ایک شخص بھی دنیا میں ایسا ہو۔ جو صحیح راستہ پر قائم نہ ہو۔ تو اس وقت بھی ضروری ہوتا ہے کہ اس کی اصلاح کی کوشش کی جائے پس بے شک غیر مبایعین جماعت احمدیہ کے مقابلہ میں قلیل ہیں۔ اور یہ قلت ان کی ناکامی کا خدا تعالےٰ کی طرف سے ایک کھلا ثبوت ہے۔ کیونکہ ایک زمانہ میں وہ اپنی کثرت پر بایں الفاظ نازاں تھے کہ

"ابھی بمشکل قوم کے بیسویں حصہ نے خلیفہ تسلیم کیا ہے۔"

(پیغام صلح ۵ مارچ ۱۹۱۴ء)

گویا انیس حصے ان کے ساتھ تھے۔ اور صرف ایک حصہ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی بیعت میں تھا۔ مگر پھر خدا نے ان کے دیکھتے دیکھتے انہیں گھٹانا شروع کر دیا۔ یہاں تک کہ آج انہیں خود اقرار ہے کہ وہ ہمارے مقابلہ میں تعداد کے لحاظ سے بالکل ناقابل ذکر ہیں۔ پس یہ قلت تعداد بذات خود غیر مبایعین کی ناکامی کا ایک بہت بڑا ثبوت ہے۔ لیکن اس سے قطع نظر کہ وہ قلیل ہیں۔ جب تک وہ موجود ہیں۔ ہمارا فرض ہے کہ ہم ان کی اصلاح کی کوشش کریں۔ اس لئے نہیں کہ کثرت قلت سے مرعوب ہے۔ بلکہ اس لئے کہ کثرت کی خواہش ہے کہ اس کے چند بچھڑے ہوئے بھائی بھی اس سے مل جائیں۔

آنریبل سر مارس گوائر چیف جسٹس آف انڈیا کی قادیان سے واپسی

قادیان ۱۰ شہادت ۱۳۱۹ ہش۔ آج ساڑھے دس بجے صبح بذریعہ کار آنریبل سر مارس گوائر کے۔ سی۔ بی۔ کے۔ سی۔ ایس۔ آئی چیف جسٹس آف انڈیا معہ اپنے صاحبزادہ مسٹر جان گوائر واپس تشریف لے گئے۔ آپ کی روانگی کے وقت آنریبل چودھری سر محمد ظفر اللہ خان صاحب۔ جناب چودھری فتح محمد صاحب ناظر اعلیٰ اور دیگر ناظر صاحبان کے علاوہ تمام محلوں کے پریذیڈنٹ صاحبان بھی موجود تھے۔

صاحب موصوف نے نور ہسپتال کا بھی ملاحظہ فرمایا۔ چار ڈاکٹر آن ڈیوٹی تھے۔ نرس کے علاوہ پانچ ڈریسر اور کمپونڈر کام میں مشغول تھے۔ معائنہ تقریباً بارہ بجے ہوا۔ اس وقت ایک سو پینتیس ۱۳۵ بیماروں کی حاضری تھی۔ اور روزانہ تعداد بیماروں کی اوسطاً ایک سو پچھتر ۱۷۵ ہے۔ اِن ڈور بیماروں کے کمرے میں بھی گئے۔ جو کہ مریضوں سے بھرا ہوا تھا۔ معائنہ کے وقت ناظر صاحب امور عامہ بھی موجود تھے۔ ڈاکٹر حشمت اللہ خان صاحب نے بعض خاص اپریشنز کا ملاحظہ کرایا۔ جو شفاخانہ میں ہوئے تھے۔ خصوصاً "پتھری" کے جن میں کافی بڑے حجم کے پتھر نکلے تھے۔

سر موصوف اور آنریبل سر محمد ظفر اللہ خان صاحب نے نئے وارڈ بھی دیکھے۔ جو بیماروں کے لئے بنائے گئے ہیں۔ معائنہ کی کتاب پر سر موصوف نے دستخط کرتے ہوئے خوشنودی کا اظہار فرمایا۔

سردار ہزارہ سنگھ صاحب کو الوداعی دعوت

قادیان ۱۰ شہادت۔ کل مولوی عبد الرحمٰن صاحب جنرل پریذیڈنٹ لوکل انجمن احمدیہ قادیان نے سردار ہزارہ سنگھ صاحب انچارج پولیس سٹیشن قادیان کی تبدیلی پر ایک الوداعی دعوت دی۔ جس میں لوکل انجمن کے بعض کارکنوں اور بعض ہندو اور سکھ اصحاب کے علاوہ بعض مقامی سرکاری ملازم بھی شریک تھے۔ دعوت کے بعد مولوی صاحب نے ایڈریس پڑھا۔ جس میں سردار صاحب کی دیانت داری اور فرض شناسی کا ذکر کیا۔ اور اسی سلسلہ میں بیان کیا۔ کہ ہم ہر دیانتدار افسر کے ساتھ تعاون کرنا اپنا فرض سمجھتے ہیں۔

سردار صاحب نے جواب میں تقریر کرتے ہوئے کہا جب مجھے قادیان میں بھیجا گیا۔ تو میرا دل گھبرا رہا تھا۔ لیکن قریباً دس ماہ کے بعد اب جبکہ میں جا رہا ہوں۔ میرے دل میں ایسا اطمینان ہے۔ جو مجھے کسی اور جگہ کبھی حاصل نہیں ہوا۔ اگرچہ بعض اوقات مجھے اپنے فرائض کی ادائیگی میں ناگوار قدم بھی اٹھانا پڑا۔ لیکن میں نے جماعت احمدیہ کے افراد کو بہترین مددگار پایا۔ اور میں نے ان کے اعلیٰ اخلاق سے بہت کچھ حاصل کیا۔ میں جہاں بھی رہوں گا۔ ان کا مداح رہوں گا۔

مدینۃ المسیح

قادیان ۱۰ شہادت ۱۳۱۹ ہش۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے متعلق پونے دس بجے شب کی ڈاکٹری اطلاع مظہر ہے۔ کہ حضور کی طبیعت زکام کی وجہ سے علیل ہے۔ احباب حضور کی صحت کاملہ کے لئے دُعا کریں۔

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کی طبیعت اچھی ہے الحمد للہ

آج کلکتہ کے مسٹر اتولہ نند چکراورتی جو ہندو مسلم اتحاد سے بہت دلچسپی رکھتے ہیں۔ اور کئی کتابوں کے مصنف ہیں تشریف لائے۔ بارہ بجے سے ڈیڑھ بجے تک آنریبل چودھری سر محمد ظفر اللہ خان صاحب کی معیت میں انہوں نے سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ سے ملاقات کی۔

موضع ونجواں میں خدام الاحمدیہ کے زیر انتظام کام

موضع ونجواں میں مجلس خدام الاحمدیہ کی کارگزاری کے متعلق ۱ ماہ شہادت کے پرچہ میں جو رپورٹ شائع ہوئی ہے۔ اس میں ایک غلط فہمی کی بناء پر یہ لکھ دیا گیا تھا۔ کہ مجلس کے انتظام کے ماتحت موضع ونجواں۔ باہے وال اور دھرم کوٹ بگہ کے احمدیوں نے کام کیا۔ اس کے متعلق مجھے بتایا گیا ہے۔ کہ یہ غلط ہے۔ کہ صرف احمدیوں نے کام کیا۔ اور غیر احمدیوں نے مخالفت کی۔ در اصل غیر احمدیوں سکھوں اور احمدیوں نے مل کر کام کیا۔ اور صرف مقامی سفید پوش اور اس کی پارٹی نے مخالفت کی۔ افسوس ہے کہ ایک لفظی تبدیلی سے یہ غلط فہمی پیدا ہوئی۔ کہ ونجواں میں سڑک بنانے کا کام صرف احمدیوں نے کیا۔ (ایڈیٹر)

رسُول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے حق و حکمت سے پُر ارشادات

حضرت سید محمد اسحاق صاحب کے درس الحدیث سے مختصر نوٹ

طاعُون مومن کے لئے باعثِ شہادت ہے

نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے۔ طاعُون شہادۃ کہ طاعون مومن کے لئے باعثِ شہادت ہے ؛

فرمایا۔ بعض غیر احمدی کہا کرتے ہیں۔ کہ تمہارے مرزا صاحب نے طاعون کو عذاب قرار دیا ہے۔ مگر رسُول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے اسے مومن کے لئے شہادت قرار دیا ہے۔ ان کو یاد رکھنا چاہیئے۔ کہ دُوسری حدیث میں یہ بھی آیا ہے۔ الطاعون عذاب۔ کہ طاعون خدائے قہار کی طرف سے عذاب ہے جس کے ساتھ وہ بدکار لوگوں کو سزا دیتا ہے۔ پس اس میں تو شک نہیں۔ کہ طاعون واقعی عذاب اور رجس ہے۔ جیسا کہ حدیث سے ثابت ہے باقی رہا یہ کہ پھر شہادت کیسے ہُوئی۔ تو یہ ویسے ہی ہے۔ جیسے جنگ کافروں کے لئے عذاب تھی۔ اور مومنوں کے لئے شہادت۔ فعل ایک ہی تھا ہے۔ مگر موقعہ ومحل کی بنا پر ایک جگہ موجب عذاب ہے۔ اور دوسری جگہ موجب ثواب ؛

دُنیا میں اس قسم کی ہزاروں مثالیں پائی جاتی ہیں۔ کہ ایک چیز کو ایک جگہ استعمال کرو۔ تو اس کے نہایت اعلےٰ اور عمدہ نتائج نکلتے ہیں۔ اور اگر اسی چیز کو دوسری جگہ استعمال کرو۔ تو نہایت ہی خطرناک اور رنجیدہ نتائج پیدا ہوتے ہیں۔ نماز ہی کو لے لو۔ اگر سنوار کر تمام شروط کے ساتھ ادا کی جائے۔ تو جیسا کہ رسُول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا ہے۔ الصلوٰۃ معراج المومنین مومن کو جنت میں لے جانے کا سبب ہے۔ لیکن اگر بددلی اور غفلت سے ادا کی جائے۔ تو یہی نماز ویلٌ للمصلین الذین ھم عن صلوٰتھم ساھون عذاب کا موجب بن جاتی ہے ؛

پس کئی دفعہ فعل ایک ہی ہوتا ہے مگر موقع ومحل کے بدلنے سے اس کے نتائج بالکل متضاد نکلتے ہیں۔

اسی سلسلہ میں فرمایا۔ حدیث میں تمام ان بیماریوں سے مرنے والوں کو شہید کہا گیا ہے۔ جو کسی ہولناک حادثہ سے وفات پا جائیں۔ جو آگ میں جل جائے۔ یا اونچے مکان سے گر کر یا ہیضہ یا اور کسی بیماری سے ایک آن کی آن میں مر جائے۔ تو اس کو حدیث میں شہید کہا گیا ہے۔

نظر لگنا

نبی اکرم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا ہے۔ العین حق کہ بعض دفعہ واقعی نظر لگ جاتی ہے۔ اس لئے اگر کسی کو نظر لگ جائے۔ تو بسم اللہ تقی من العین۔ دعا کرے۔ کہ خدا تعالےٰ اس نظر کے اثر کو زائل کر دے ؛

فرمایا۔ چونکہ بعض لوگ نظر لگنے کو ایک اچنبہ خیال کرکے حیران ہوتے ہیں کہ انسان کی نظر کسی دوسری چیز پر اتنی اثر انداز کیونکر ہو سکتی ہے۔ کہ اس پر اپنا مفید یا غیر مفید اثر ڈال سکے۔ اس لئے میں اس کو قدرے تفصیل سے بیان کرتا ہوں ؛

اصل بات یہ ہے۔ کہ ایصالِ خیر اور ایصالِ شر کے دو طریقے اور ذریعے ہیں۔ ایصالِ خیر دو ذریعوں سے کیا جا سکتا ہے۔ (۱) مادی اسباب سے یا (۲) غیر مادی اسباب سے۔ مادی اسباب سے۔ اس طرح کہ محتاج کو نقدی دے دی۔ یا اسے کپڑے سلوا دیئے۔ یا اسے روٹی وغیرہ کھلا دی۔ اور غیر مادی اسباب سے اس طرح۔ کہ کسی کے لئے غائبانہ طور پر دُعا کر دی جیسے دوست۔ دوستوں احسان شناس اپنے محسنوں۔ اور نیک بچے اپنے ماں باپ کے لئے دُعائیں کرتے ہیں۔ کہ خدا تعالےٰ ان کو مال و دولت سے وافر حصہ دے۔ ان کو صحت دے اور ان کی عمر دراز کرے۔ حالانکہ دوستوں۔ محسنوں اور ماں باپ کو علم تک بھی نہیں ہوتا۔ کہ ہمارے لئے ہمارے دوست اور بچے دُعائیں کرکے ہمیں بہت بڑا فائدہ پہونچا رہے ہیں ؛

اسی طرح ایصالِ شر بھی انہی دو ذریعوں سے تعلق رکھتا ہے۔ یعنے (۱) مادی اسباب سے یا (۲) غیر مادی اسباب سے۔ مادی اسباب سے اس طرح کہ کسی راہ گزر کو اکیلا پاکر اس سے روپے یا کپڑے وغیرہ چھین لئے جائیں یا کسی انسان کو بلاوجہ مارنا شروع کر دیا جائے۔

غیر مادی اسباب سے اس طرح۔ کہ کسی کے لئے بد دُعا شروع کر دی جائے۔ خدایا تو فلاں شخص کو تباہ کر دے۔ اس کو غریب ومفلس بنا دے۔ اس کی اولاد مر جائے۔ ہمیشہ کے لئے بیماری اور مصیبت میں گرفتار ہو جائے۔ عزت اور مال [illegible] ہو جائے۔ پس جس طرح دُعا یا بددُعا سے ایصالِ خیر یا ایصالِ شر کیا جا سکتا ہے۔ اسی طرح نظر یعنی ”توجہ“ سے بھی نفع یا نقصان پہنچایا جا سکتا ہے۔ گویا دُوسرے الفاظ میں ”توجہ“ بھی از قسم دُعا ہے ؛

پس اگرچہ ہم نہیں سمجھ سکتے۔ کہ بغیر کسی مادی وسیلہ کے ”توجہ“ دوسرے انسان پر کس طرح اثر کر سکتی ہے۔ مگر حقیقت یہی ہے۔ کہ ”توجہ“ ضرور اثر کرتی ہے۔ دیکھو مقناطیس کو لوہے کے ٹکڑے سے کچھ دُور رکھ دو۔ تو مقناطیس فوراً اس پر اثر کرکے اُسے اپنی طرف کھینچ لے گا۔ اب بظاہر حیرانی ہوتی ہے۔ کہ بغیر کسی مادی وسیلہ کے مقناطیس نے لوہے کو کس طرح اپنی طرف کھینچ لیا۔ لیکن حقیقت یہی ہے۔ اور اس سے انکار نہیں کیا جا سکتا۔ کہ مقناطیس نے ہمارے دیکھتے دیکھتے بغیر کسی مادی وسیلہ کے لوہے کو اپنی طرف کھینچ لیا۔ ایسا ہی ”توجہ“ کا اثر ضرور ہوتا ہے۔ ہاں یہ اور بات ہے کہ اس کے وسائل ہم سے پوشیدہ ہوں کی بنا پر ہم اس کی ماہیت اور کُنہ تک نہ پہنچ سکیں۔

پس جس طرح مقناطیس کی قوت مؤثرہ جب لوہے کی طرف جا رہی ہوتی ہے تو وہ اس وقت ہم کو جاتی ہوئی نظر نہیں آتی۔ اس طرح ایک انسان کی قوتِ مؤثرہ جو خاص کر خدا تعالےٰ نے اس کی نگاہ میں رکھی ہے۔ جب دوسرے انسان کی طرف جا رہی ہوتی ہے۔ تو بے شک ہم کو نظر نہیں آتی۔ مگر اپنے اثرات کے لحاظ سے وُہ ایسا ہی یقینی اثر کرتی ہے۔ جس طرح مقناطیس لوہے پر اپنا اثر کرتا ہے ؛

فرمایا۔ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ عنہ فرمایا کرتے تھے۔ کہ میرے اندر خدا تعالےٰ نے طبعی طور پر توجہ کا مادہ زیادہ رکھا ہے میں نے کبھی مشق نہیں کی۔ مگر میں دوسرے پر اثر ڈال سکتا ہوں اور سنایا کرتے تھے۔ کہ ایک دفعہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام ایک جگہ تشریف فرما تھے۔ حضور کے ارد گرد بہت سے دوست بیٹھے تھے۔ وہاں میرا ایک نواسہ جس کا نام ابوالبلیث ہے۔ بہت شور کر رہا تھا۔ مجھے بہت تکلیف ہوئی کہ حضور باتیں کر رہے ہیں۔ اور یہ شور مچا رہا ہے۔

اس وجہ سے میں نے اسے سلا دینے کی نیت سے اس پر توجہ ڈالنی شروع کی تو اسے نیند آگئی اور وہیں سو گیا۔ حضور یا یہ فرما کر اندر چلے گئے۔ اور میں بھی گھر چلا آیا۔ گھر میں ابو اللیث کو نہ دیکھ کر مجھے یاد آیا۔ او ہو! وہ تو وہیں سویا ہوا ہے۔ چونکہ جس کو توجہ سے سلایا جائے اسے توجہ ہی سے اٹھایا جائے تو اٹھ سکتا ہے۔ اس لئے پھر میں خود وہاں گیا۔ اور جگا کر گھر لے آیا۔

فرمایا حضرت خلیفۃ المسیح اول رضؓ اپنی "توجہ" کے متعلق ایک اور واقعہ بھی سنایا کرتے تھے۔ فرماتے کہ جب میں اپنے وطن بھیرہ ضلع شاہ پور میں تھا۔ تو وہاں کنجروں کا ایک خاندان تھا۔ میں نے ان کے ایک ہوشیار نوجوان سے واقفیت پیدا کی۔ اور اس کو سمجھا کر اس کے ذریعہ سارے خاندان کو بد حرکات سے چھڑا دیا جن میں وہ پہلے مبتلا تھے۔ مگر پھر بھی چونکہ بعض لوگ ان کی وہ عزت نہیں کرتے تھے۔ جو عزت ایک مسلمان بھائی کو اپنے دوسرے مسلمان بھائی کی کرنی چاہیئے اس لئے میں تالیف قلب کے لئے اس نوجوان کو ہمیشہ اپنے ساتھ رکھتا تھا جب میں جموں آیا تو اس کو بھی ساتھ لے آیا۔ میں جموں میں بھی حسب عادت قرآن و حدیث کا درس دیتا رہتا تھا۔ ایک دن وہ مجھے کہنے لگا۔ مولوی صاحب! آپ طبابت کے ذریعہ آمدنی کا بھی کوئی بندوبست کریں۔ آپ تو اپنا سارا وقت درس و تدریس میں ہی خرچ کر دیتے ہیں۔ میں نے اسے کہا۔ خدا گزارہ چلا رہا ہے آمدنی پیدا کرنے کی کیا ضرورت ہے۔ اس پر وہ ناراض ہو گیا۔ میں نے اسے کہا بڑے محبوبوں کے مقابلہ میں چھوٹے محبوب چھوڑنے پڑتے ہیں۔ خدا اور اس کا رسول چونکہ بڑے محبوب ہیں۔ میں ان کو نہیں چھوڑ سکتا۔ تم ناراض ہوتے ہو تو مجھے اس کی پروا نہیں۔ آخر اس نے مجھ سے بولنا اور گھر آنا چھوڑ دیا۔ اور باہر رہنے لگا۔ ایک دفعہ مجھے خیال آیا۔ کہ ایسا نہ ہو کہ اسے ٹھوکر لگے۔ اور پھر پہلی سوسائٹی اختیار کر لے۔ اور اس طرح سارا خاندان پھر خراب ہو جائے۔ جس وقت یہ خیال آیا وہ رات کا وقت تھا۔ اور میں بستر پر پڑا تھا۔ میں نے اسی وقت اس کے متعلق توجہ کرنی شروع کی۔ اس پر میں نے محسوس کیا۔ کہ میرے سینہ سے دو نورانی تاریں نکلی ہیں۔ اور گلیوں میں گھومتی ہوئی اس کے سینہ میں جا کر داخل ہو گئی ہیں۔ وہ اسی وقت دوڑتا ہوا میرے پاس آیا۔ اور آ کر کہنے لگا۔ مولوی صاحب آپ مجھے معاف کر دیں۔ واقعی میری غلطی تھی۔ آپ نے سچ فرمایا ہے۔ کہ جب خود خدا تعالیٰ گزارہ چلا رہا ہے تو ہمیں کیا ضرورت ہے کہ خواہ مخواہ آمدنی کا بندوبست ...

مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کے ماتحت موضع بیری میں وقار عمل

انجمن احمدیہ موضع بیری نے دیہاتی مدرسین تحریک جدید کی سکیم کے ماتحت ۳۲ گھماؤں زمین صدر انجمن احمدیہ کو دی ہے۔ اس زمین کو زیادہ کار آمد بنانے کے لئے ضروری تھا کہ ایک بند باندھا جائے۔ چنانچہ مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ نے اس کے لئے تفصیلی سکیم تیار کی۔ جس کے ماتحت ۳۔۴ شہادت ۱۳۱۹ہش کو وہاں وقار عمل منایا گیا۔ پہلے دن موضع بیری و بھیر ویچی کے احمدی و غیر احمدی اصحاب کے علاوہ چودھری فتح محمد صاحب سیال ناظر اعلیٰ اور عہدہ داران مجلس مرکزیہ بھی شریک ہوئے۔ اور دوسرے دن بیری بھیر ویچی اور نگول کے احمدی اصحاب نے مولوی عبد المغنی خانصاحب ناظر دعوۃ و تبلیغ کی زیر نگرانی کام کیا۔ ان دو دنوں میں ۲۰۰ فٹ لمبا پندرہ فٹ چوڑا اور چار فٹ اونچا بند بنایا گیا۔ بند کی مضبوطی کے متعلق مشورہ لینے کے لئے جناب چودھری فتح محمد صاحب سیال اور مولوی دل محمد صاحب نے مسٹر بریڈ ڈسٹرکٹ انجنیئر صاحب کو گورداسپور سے لانے کا انتظام کیا۔ صاحب موصوف نے جگہ کا معائنہ کر کے بند اور زمین کے متعلق مفید مشورے دیئے۔ جن کے مطابق انشاء اللہ بہتری کی کوشش کی جائیگی۔ صاحب موصوف نے قادیان کی ان سڑکوں کا معائنہ بھی کیا۔ جو قادیان میں خدام الاحمدیہ کے زیر انتظام تیار ہوئی ہیں اور خوشی کا اظہار کیا۔

خاکسار خلیل احمد جنرل سیکرٹری مجلس خدام الاحمدیہ

نظام شمسی

جب سورج نکلتا ہے تو ہم اس کی روشنی کو دیکھتے اور حرارت کو محسوس کرتے ہیں۔ نیز اس کے دیگر اثرات ہم کرۂ ارض پر مشاہدہ کرتے ہیں۔ کرۂ زمین سورج کے گرد چکر لگاتا ہے۔ اور اسی طرح زمین کے علاوہ آٹھ مزید کرے ہیں جو اسی طرح سورج کے گرد چکر لگاتے ہیں۔ ان کے نام بحساب دوری سورج سے ترتیب وار یہ ہیں۔ اور یہ سیارے کہلاتے ہیں۔

(۱) عطارد یا Mercury.
(۲) زہرہ یا Venus.
(۳) زمین یا Earth.
(۴) مریخ یا Mars.
(۵) مشتری یا Jupiter.
(۶) زحل یا Saturn.
(۷) یورے نس Uranus
(۸) نیپچون Neptune.
(۹) پلوٹو Pluto.

علاوہ ازیں دُم دار تارے ہیں۔ جو سورج کے گرد گھومتے ہیں۔ پھر زمین کے گرد چاند گھومتا ہے۔ اور بعض دیگر سیارگان کے گرد بھی کئی کئی چاند ہیں۔ جن کا ذکر بعد میں آئے گا۔ پس سورج مع سیارگان و دم تاروں کے نظام شمسی کہلاتا ہے۔ کیونکہ ان کی حرکات و سکنات پر سورج اثر انداز ہے۔ ان میں سورج چاند اور دیگر تمام سیارگان لٹو کی طرح اپنے محور پر گھومتے ہیں۔ اور سیارگان اسی طرح اپنے محور پر گھومتے گھومتے اپنے اپنے راستے پر سورج کے گرد گردش کرتے ہیں۔ چونکہ سیارگان کی گردش بہت تیز ہے۔ اس لئے یہ سورج سے پرے فاصلے پر ہی رہتے ہیں۔ اور سورج کی کشش ان کو دور سے باہر نہیں جانے دیتی۔ علاوہ ازیں ہر سیارے میں بھی کشش ہے لیکن سیارگان کا آپس میں فاصلہ اتنا زیادہ ہے۔ کہ وہ کشش ایک دوسرے پر ایسی اثر انداز نہیں ہوتی ہے۔ کہ آپس میں ٹکرا جائیں۔ اب میں ان میں سے ہر ایک کا حال ذرا تفصیل سے لکھتا ہوں۔

سورج

سورج ایک بہت بڑا آگ کا گولا ہے۔ جس میں ہر وقت گیسیں جلتی رہتی ہیں۔ یہ ہماری زمین سے دس لاکھ گنا سے بھی زیادہ بڑا ہے۔ اور مندرجہ بالا جملہ سیارگان کو بھی اکٹھا کر لیا جائے۔ تو اس مجموعے سے بھی سورج ہزارہا گنا بڑا ہے۔ آپ اس کی بڑائی کا اندازہ اس نسبت سے لگا سکتے ہیں۔ کہ اگر زمین کی گولائی ایک اینچ یعنی ایک پیسہ بھی فرض کی جائے۔ تو سورج اس نسبت سے اتنا بڑا دائرہ بنے گا جس کا قطر نو فٹ ہوگا۔ اس آتشیں گولے میں ہر وقت آتشیں طوفان آتے رہتے ہیں۔ جن سے شعلے بھڑک کر سورج کی سطح سے ہزارہا میل باہر نکلتے ہیں۔ دور بین والوں نے ایک شعلے کو جو حساب سے ناپا تو معلوم ہوا کہ اس کی بلندی سطح سورج سے ایک لاکھ چالیس ہزار میل تھی۔ پس ہماری زمین کو یہ آتشیں گولا ہزارہا میلوں سے پل بھر میں بھسم کر سکتا ہے۔ مگر اللہ تعالیٰ نے فاصلہ اس قدر زیادہ رکھا ہے۔ کہ ہم گرمیوں میں صرف حدت محسوس کرتے ہیں اور بس۔

سورج کا فاصلہ زمین سے اوسطاً نو کروڑ اٹھائیس لاکھ ستر ہزار میل ہے اور سورج کا قطر (موٹائی) آٹھ لاکھ چونسٹھ ہزار میل ہے۔ اس کی کثافت پانی کی نسبت کچھ کم ڈیڑھ گنی ہے۔ سورج اپنے محور کے گرد تقریباً ساڑھے چوبیس (۲۴½) دن میں ایک چکر پورا کرتا ہے۔

خاکسار:۔ سید ظہور احمد شاہ پاک پٹن

غیر مذاہب کی جدوجہد

تبلیغ عیسائیت کی سالانہ رپورٹ اور جماعت احمدیہ کی قوت کا اعتراف

یورپ میں جو آج عیسائیت کا مرکز ہے عیسائیت کی جو حالت ہے۔ وہ تعلیم یافتہ طبقہ سے مخفی نہیں۔ لیکن پھر بھی اس کی اشاعت میں جس سرگرمی سے کام لیا جارہا ہے۔ وہ مسلمانوں اور خاص کر احمدیوں کے لئے بے حد سبق آموز ہے۔ حال میں عیسائیوں کی ۱۹۳۹ء کی تبلیغی کارگذاریوں کی تفصیل لنڈن کے رسالہ انٹرنیشنل ریویو آف مشنز میں شائع ہوئی ہے۔ جس کا ترجمہ معاصر ریویو آف ریلیجنز بابت اپریل ۱۹۴۰ء میں درج ہوا ہے۔ قارئین کی آگاہی کے لئے ہم اس میں سے بعض ملخصات درج ذیل کرتے ہیں۔

لکھا ہے۔ کہ ہندوستان کے بعض علاقوں میں اس سال عیسائیت کی تبلیغ کو فروغ حاصل ہوا ہے۔ مدراس کے علاقہ میں ادنےٰ اقوام اس کی طرف متوجہ ہو رہی ہیں۔ ترچنا پلی اور تنجور کے علاقوں میں بھی لوگ بہ تعداد کثیر حلقہ بگوش عیسائیت ہو رہے ہیں۔ اور گو ان کو شدید تکالیف پہنچائی جاتی ہیں۔ مگر انہیں اس کی کوئی پرواہ نہیں۔ بھیلوں میں بھی کام مؤثر رنگ میں ہو رہا ہے۔ کینیڈا کے یونائیٹڈ چرچ نے سنٹرل انڈیا کے بھیلوں میں تبلیغ کے لئے ایک پانچ سالہ سکیم تیار کی ہے۔ جس میں یہ بات بھی داخل ہے۔ کہ بھیلوں کے پانصد دیہات میں یکصد گرجے تعمیر کئے جائیں۔ دیہاتی سرداروں اور ان کی بیویوں کی عیسائیت کے رنگ میں تربیت کی جائے تا وہ پادریوں کے کام میں امداد کر سکیں پرائمری تعلیم کا انتظام کیا جائے۔ اور دیہاتیوں کے لئے بھی انتظامات تسلی بخش طور پر کئے جائیں۔

بہار، اڑیسہ اور بنگال کے علاقوں کی تبلیغی نقطہ نگاہ سے سروے ہو چکی ہے۔ اور بعض دوسرے حصوں کی جارہی ہے۔ مرشد آباد کے قریب کاندی کے پہاڑیوں میں ایک شاندار ہسپتال بنایا گیا ہے۔ گجرات کے جنگی قبائل کے لئے بھی مشن ہسپتال کھولا گیا ہے۔ کوئمبٹور کے قریب تپ دق کی صحت گاہ قائم کی گئی ہے۔ کشمیر کے علاقہ میں کام کرنے کے لئے ایک مشنری خاتون نے ایک دیسی سرائے قائم کی ہے۔ جس میں چین اور تبت کے علاقوں سے آنے والے مسافر قیام کرتے ہیں۔ ایک سال میں چار ہزار اشخاص نے اس میں قیام کیا۔ اس سرائے کے ساتھ ایک چھوٹی سی ڈسپنسری بھی ہے۔ جس میں ایک ہزار سے زائد لوگوں کو طبی امداد بہم پہنچائی گئی۔ بارہ سو ٹریکٹ اور اناجیل مسافروں میں تقسیم کی گئیں۔ ایک لائبریری بھی ہے جس کا سالانہ چندہ ایک روپیہ ہے۔ دوران سال میں اس کے تین سو ساٹھ ممبر ہوئے۔ اس میں انگریزی اردو اور تبتی زبان کی کتابیں رکھی جاتی ہیں۔ اور انہی زبانوں کے اخبارات بھی مفت مہیا کئے جاتے ہیں۔ وسط ایشیا میں تبلیغ عیسائیت کی تحریک خاص طور پر مرکز توجہ بنی ہوئی ہے۔ اس سلسلہ میں نئے مراکز کے قیام کے لئے کئی دورے کئے گئے۔ عہد نامہ جدید کا لپورگ زبان میں ترجمہ کیا گیا اور بالٹی زبان میں بھی ترجمہ ہو رہا ہے۔

مشرق قریب میں کام کرنے والے مشنوں کی کونسل کا اجلاس مارچ ۱۹۳۹ء میں لبنان میں منعقد ہوا۔ اور رپورٹ پیش ہوئی۔ اس وقت اس سوال پر بڑی گرما گرم بحث ہوئی۔ کہ کیا مسلمان ایک نئی مجلس اور سیاسی جماعت میں داخل ہوئے بغیر جو کہ حلقہ بگوش عیسائیت ہونے کا لازمی نتیجہ ہے۔ عیسائیت کو اختیار کرنے کے لئے آمادہ ہو سکتے ہیں یا نہیں۔ اور فیصلہ ہوا۔ کہ ہمارا فرض ہے کہ عیسائی ہونے والوں کو اس بات کے لئے تیار کریں۔ کہ وہ صداقت مسیح کی شہادت علی الاعلان دیں۔ مسلمانوں میں کام کرنے کے لئے ایک مجلس تالیف و تصنیف بھی خاص طور پر قائم کی گئی۔ اس میٹنگ میں فیصلہ کیا گیا کہ اس مجلس کو مزید مستحکم کیا جائے۔ دسمبر ۱۹۳۹ء میں ایک کانفرنس ان لوگوں کی منعقد کی گئی۔ جو مشرق قریب کے مسلمانوں میں تبلیغ مسیحیت کا کام کرتے ہیں۔ اس کانفرنس میں مختلف مقامات کے ۶۰ نمائندے شریک ہوئے۔ جن میں سے سولہ غیر ممالک سے آئے۔

اس سلسلہ میں یہ امر بھی خاص طور پر دلچسپی کا موجب ہوگا۔ کہ اس رپورٹ میں اس قدر وسیع ذرائع رکھنے والے عیسائی مشن نے جماعت احمدیہ کی تبلیغی مساعی کو تسلیم کیا ہے۔ اور اس امر کا اعتراف کیا ہے کہ یہ جماعت کئی علاقوں میں عیسائی مشنوں کا کامیابی سے مقابلہ کر رہی ہے۔ اور اس کی کامیاب حریف ثابت ہو رہی ہے۔ چنانچہ ٹانگانیکا (افریقہ) کا ذکر کرتے ہوئے لکھا ہے۔ کہ کینیا کی طرح یہاں بھی احمدیہ تحریک طاقتور ہے اور بڑھ رہی ہے۔ یہ ایک ماہوار رسالہ شائع کرتی ہے۔ اور بازار کے اندر تبلیغ کرتی ہے۔ جرمن مشن اس تبلیغ کے متعلق پورے چوکس رہتے ہیں۔ اور انہوں نے دو مشنری اس پروپیگنڈا کا مقابلہ کرنے کے لئے مخصوص کر رکھے ہیں (ص۲۶)۔

پھر لکھا ہے۔ "نیروبی میں فرقہ احمدیہ کی کوششیں ہمارے لئے تشویش پیدا کر رہی ہیں۔ جس کی بڑی وجہ یہ ہے۔ کہ ساحلی مسلمانوں میں تبلیغ کے لئے کوئی مشنری نہیں ہے مرکزی مجالس تالیف و تصنیف برائے اہل اسلام سے کہا گیا ہے۔ کہ ایسا سادہ لٹریچر تیار کرے۔ جو افریقی عیسائیوں کو مسلمانوں کا جواب دینے میں مدد دے (۷۷)۔"

یہ وہ علاقہ ہے۔ جہاں ہمارے نوجوان مبلغ شیخ مبارک احمد صاحب مولوی فاضل تبلیغ اسلام کر رہے ہیں۔ رپورٹ میں ارجنٹائن کے متعلق بھی یہ ذکر کیا گیا ہے۔ کہ وہاں سے یہ خبر موصول ہوئی ہے۔ کہ مذہب سے بے پروائی جو چند سال قبل بہت نمایاں تھی۔ اب حقیقی دلچسپی کو جگہ دے رہی ہے۔ مذہبی مضامین طلباء کے درمیان زیر بحث رہتے ہیں۔ اور مذہبی کتب دلچسپی سے پڑھی جاتی ہیں۔ نیز مذہبی مضامین روزانہ اخبارات میں بھی شائع ہوتے ہیں" (ص۹۷)

ارجنٹائن میں بھی ہمارے ایک نوجوان مجاہد تحریک جدید مولوی رمضان علی صاحب ۱۹۳۶ء سے تبلیغ اسلام کر رہے ہیں۔ اور عیسائی مشنوں کی رپورٹ میں اس امر کا اقرار ہے کہ وہاں مذہبی دلچسپی پیدا ہو رہی ہے گویا بالواسطہ ہمارے اس بھائی کی مساعی کا اعتراف ہے۔ احباب اندازہ کر سکتے ہیں کہ اگر ہم اپنی تبلیغی مساعی کو وسعت دیں تو کس قدر دنیا میں ایک انقلاب پیدا ہو سکتا ہے

مقاطعہ کا اعلان

چونکہ شیخ عطا الہٰی صاحب پسر شیخ غلام احمد صاحب واعظ مرحوم رحمۃ اللہ علیہ نے جو آجکل دہلی میں ملازم ہیں۔ حقوق کی ادائیگی میں شرعی احکام کی پابندی سے بچنے کے لئے فسخ بیعت کا اعلان کیا ہے۔ لہٰذا جماعت ہائے احمدیہ کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ ان سے مقاطعہ کیا جائے۔ اور مقامی کارکنان جماعت احمدیہ دہلی اس مقاطعہ کی احباب سے تعمیل کروانے میں پوری نگرانی رکھیں۔ احکام شریعت کی پابندی کرنا اور کرانا تمام افراد جماعت احمدیہ کا فرض ہے۔

ناظر امور عامہ

مختلف مقامات میں تبلیغ احمدیت

آگرہ

ڈاکٹر محمد حسین خان صاحب تحریر کرتے ہیں۔ یہاں پر ہماری طرف سے ایک آٹھ ورقہ ٹریکٹ بتعداد ایک ہزار شائع کر کے تقسیم کیا گیا۔ جس سے مخالفت بہت بڑھ رہی ہے اور تبلیغ کا میدان بھی وسیع ہو رہا ہے۔ خدا تعالےٰ کے فضل سے دو آدمی بیعت کر کے سلسلہ احمدیہ میں داخل ہو چکے ہیں۔ فالحمد للّٰہ علیٰ ذالک

اکھنور (جموں)

عنایت اللہ صاحب تحریر کرتے ہیں مولوی محمد ایوب صاحب عربک ٹیچر گورنمنٹ ہائی سکول اکھنور نے مذہبی تبادلہ خیالات کا اشتیاق ظاہر کیا۔ جس پر ہم چھ سات آدمی مولوی صاحب کے مکان پر گئے۔ جہاں پر مولوی صاحب موصوف نے اپنے بہت سے دوستوں کو مدعو کیا ہوا تھا۔ دوران گفتگو میں ان میں سے ایک نے مناظرہ کا چیلنج دیا۔ ہم نے تحریری چیلنج کا مطالبہ کیا تگران کی طرف سے صبح کا وعدہ کر کے ٹال دیا گیا۔ صبح کو ہم نے ایک مفصل چٹھی مطالبہ کے لئے ارسال کی۔ مگر جواب ندارد۔ ایک بجے تک انتظار کر کے پریذیڈنٹ صاحب انجمن اسلامیہ کو ملے۔ انہوں نے شرافت سے کمزوری کا اقرار کیا۔ ہم نے فرداً فرداً تبلیغ کی۔ جس کا اثر ان لوگوں پر بہت اچھا ہوا۔

شام کو ایک جلسہ کیا گیا جس میں قریباً یک صد اصحاب شامل ہوئے۔ مستورات کے لئے پردے کا انتظام تھا۔ مولوی محمد حسین صاحب اور مولوی عبد الواحد صاحب نے سیرت رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم پر تقریریں کیں۔ جس کے نتیجہ میں کئی لوگوں کو یہ کہتے سنا گیا۔ کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو حقیقی معنوں میں ماننے والی صرف احمدی جماعت ہے

کوٹ خان محمد

مولوی دل محمد صاحب مبلغ نواح قادیان لکھتے ہیں۔ علاقہ بیٹ بیاس میں کوٹ خان محمد ایک گاؤں ہے جہاں ہمیشہ ہی احمدیت کی مخالفت خاص زوروں پر رہی ہے۔ اور وہاں احمدیوں کو داخل نہیں ہونے دیا جاتا تھا۔ لیکن خدا کے فضل سے اسی ماہ میں چند آدمیوں نے اس گاؤں سے احمدیت کو قبول کیا۔ جس پر احرار کو بہت ہی تکلیف ہوئی اور ملا عنایت اللہ احراری نے وہاں بڑی دھوم دھام سے ۷ اپریل کو جلسہ کر کے احمدیوں کے بائیکاٹ کا اعلان کیا اور لوگوں سے اس کی پابندی کا عہد لیا۔ اور اس طرح احمدیوں پر عرصہ حیات تنگ کر دیا گیا۔ اس کے انسداد کے واسطے ۹ اپریل ۱۹۴۰ء کو وہاں جماعت احمدیہ کی طرف سے جلسہ کیا گیا۔ جس میں خاکسار اور جناب چوہدری فتح محمد صاحب سیال نے تقاریر کیں۔ ابتداءً جلسہ میں وہاں کے افراد کی طرف سے بڑی دھمکیاں دی گئیں۔ کہ جلسہ نہیں ہونے دیں گے۔ اور بعض نے یہاں تک کہا کہ ہم جانیں دیدیں گے اور گوبر وغیرہ بھی ہمارے جلسہ گاہ میں پھینکا اور شور ڈالا۔ مگر ان کو ناکامی ہوئی۔ اور آہستہ آہستہ ہماری تقریروں سے متاثر ہو کر تمام کے تمام لوگ ہمارے جلسہ میں آ گئے اور جلسہ بخیر وخوبی ایک بجے شروع ہو کر ۵ بجے شام ختم ہوا۔ جلسہ کے انتظام میں حضرت صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب نے خاص توجہ اور مدد فرمائی۔ جزاہم اللہ احسن الجزاء

(مرتبہ نشر واشاعت)

ضروری اعلان

مرزا محمد شریف بیگ صاحب احمدی ساکن گڑھی شاہدولہ ضلع گجرات کو انجمن ہائے احمدیہ وزیر آباد۔ سیالکوٹ اور نارووال میں بطور آنریری انسپکٹر بیت المال معائنہ اور انتظام تحصیل کے سلسلہ میں بھیجا جا رہا ہے۔

اس بارہ احباب اور عہدہ داران جماعت مقامی کا فرض ہے کہ ان سے تعاون فرما کر عند اللہ ماجور ہوں۔ (ناظر بیت المال)

اڑھائی سو روپے کے انعامی مضامین

رسالہ "ریویو" اردو میں انشاء اللہ امسال اڑھائی سو روپے کے انعامی مضامین شائع کئے جائیں گے۔ انعامی رقوم کا بار حسب ذیل اصحاب نے برداشت کرنا منظور فرمایا ہے۔

(۱) نواب اکبر یار جنگ بہادر پچاس روپے (۲) ایس۔ ایم حسن صاحب آئی۔ سی۔ ایس کرنول (مدراس) پچاس روپے (۳) ڈاکٹر سید محمد یوسف شاہ صاحب وزیر آباد پچیس روپے (۴) ایم ضیاء اللہ صاحب لکھنؤ (۵) چوہدری غلام احمد صاحب وکیل قادیان پچیس روپے۔ ان کے علاوہ دو اور بزرگوں نے پچاس پچاس روپے دینے کا وعدہ فرمایا ہے۔ مگر انہوں نے اپنے نام ظاہر کرنے کی اجازت نہیں دی اللہ تعالےٰ ان سب کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے رسالہ کی ترقی کے سلسلہ میں اعانت کرنے کا اجر عطا فرمائے آمین۔

انعامی مضامین کے عنوان حسب ذیل ہونگے۔

(۱) "تحریک احمدیت کے قیام کی ضرورت اور مقصد" (۲) "حضرت مسیح موعود علیہ السلام بطل اسلام کی حیثیت میں" (۳) "آخری شارع نبی کی بعثت چھٹی صدی عیسوی میں کیوں ہوئی" (۴) "آخری شارع نبی کا ظہور عربوں میں کیوں ہوا" (۵) "اسلام اور دنیا کا سوشل نظام" (۶) "اسلام اور قومیت متحدہ"

ان میں سے پہلے چار عنوانوں پر لکھے ہوئے مضامین میں سے ہر مضمون کا انعام پچاس روپے ہوگا۔ اور آخری دو عنوانوں پر لکھے ہوئے مضامین میں سے ہر مضمون کا انعام پچیس روپے ہوگا۔

پہلے دو مضمون رسالہ ہذا کے "یوم التبلیغ نمبر" میں شائع ہونگے جو غیر احمدیوں میں تبلیغ احمدیت کے لئے ہر سال منایا جاتا ہے۔ یہ مضامین ۱۵ جون تک ہمیں مل جانے چاہئیں۔ کیونکہ یوم التبلیغ امسال جولائی کے مہینہ میں ہوگا۔ اور ہم یہ مضامین جولائی کے پرچہ میں شائع کریں گے۔ انشاء اللہ

تیسرا اور چوتھا مضمون ہمارے رسالہ کے "سیرت خاتم النبیین نمبر" میں درج ہونگے۔ جو انشاء اللہ جلسہ ہائے سیرت النبی صلعم کی تقریب پر شائع ہوگا۔ یہ دونوں مضامین یکم ستمبر تک مل جانے چاہئیں۔

پانچواں اور چھٹا مضمون ہمارے رسالہ کے عام پرچوں میں شائع ہونگے۔ اور یہ زیادہ سے زیادہ یکم نومبر تک ہمیں پہنچ جانے چاہئیں۔

رسالہ "ریویو" بابت ماہ اپریل میں جو تاریخیں مضامین موصول ہونے کی لکھی گئی تھیں انہیں منسوخ سمجھا جائے۔

مضامین موصولہ میں سے جو مضمون منصفوں کے فیصلہ کے رو سے اعلیٰ ہونگے ان کے لکھنے والوں کو انعامی رقوم دی جائیں گی۔ منصف حسب ذیل اصحاب ہونگے

(۱) حضرت مرزا بشیر احمد صاحب ایم اے (۲) حضرت میر محمد اسحٰق صاحب فاضل (۳) جناب ملک غلام فرید صاحب ایم اے

کوئی مضمون رسالہ "ریویو" کے بیس صفحات سے کم اور پچیس صفحات سے زیادہ نہ ہونا چاہیئے۔ رسالہ کے ایک صفحہ پر قریباً چار سو الفاظ آتے ہیں۔

اگر کسی امر کے متعلق مزید وضاحت مطلوب ہو تو بذریعہ خط وکتابت دریافت فرما سکتے ہیں۔

رسالہ کا سالانہ چندہ تین روپے ہے

(ایڈیٹر رسالہ "ریویو" اردو قادیان)

ختم قرآن پر الفضل کو عطیہ

مکرم منشی عبد الحق صاحب احمدی قانونگو بلوچستان نے اپنی پوتی کے ختم قرآن کی تقریب پر تین روپیہ بابت آمنہ دفتر الفضل کو ارسال فرمائے ہیں۔ تا کسی نادار احمدی کے نام تین ماہ کے لئے اخبار جاری کر دیا

[illegible] (مینیجر الفضل)

وصیتیں

نمبر ۵۵۸۴ منکہ محمد اسماعیل ولد عبد العزیز قوم بل راجپوت عمر انسٹھ سال تاریخ بیعت ۱۹۰۲ء ساکن چک نمبر ۳ ڈاک خانہ رادیتانی تحصیل سنجھورو ضلع نواب شاہ سندھ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۲۲/۳/۱۹۴۰ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں ۔ میری اس وقت کوئی غیر منقولہ جائیداد نہیں ۔ البتہ ایک گرل سکول چک نمبر ۳ میں مکتب کی صورت میں ہے جس کی آمد کا اندازہ مبلغ یک صد روپیہ سالانہ ہے ۔ علاوہ ازیں سولہ ایکڑ زمین کی آمد جس میں سے قریباً نصف حصہ آمد کا مجھ کو ملتا ہے ۔ جس کی اندازاً آمدنی مبلغ ستر روپے ہے ۔ زمین کا میں خود مالک نہیں ہوں ۔ صرف اس کی آمد لینے کی مجھے بعض رشتہ داروں کی طرف سے میری زندگی تک اجازت ہے ۔ گویا میری کل آمدن سالانہ ۱۷۰/- روپے ہے ۔ میں بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان اس سالانہ آمد کے دسویں حصہ کی وصیت کرتا ہوں ۔ جو میں باقاعدہ ادا کرتا رہوں گا ۔ اور اگر میری وفات کے وقت میری کوئی جائیداد ثابت ہو ۔ اس کے بھی دسویں حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی ۔ العبد محمد اسمٰعیل احمدی چک نمبر ۳ ڈاک خانہ رادیتانی ضلع نواب شاہ سندھ ۔ گواہ شد حکیم احمد سعید چک نمبر ۲۴ ڈاکخانہ رادیتانی سندھ گواہ شد پیر عبد العلی قمر زمیندار چک نمبر ۲۴ سندھ

نمبر ۵۴۳۵ منکہ امیر بیگم زوجہ جہاشہ محمد عمر صاحب قوم راجپوت بھٹی عمر ۲۸ سال پیدائشی احمدی ساکن قادیان دار البرکات بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۸/۲۹/۳۹ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں ۔ میری جائیداد اس وقت مبلغ ۵۰۰/- روپیہ مہر ہے ۔ جو کہ میرے خاوند کے ذمہ واجب الادا ہے ۔ اس کے علاوہ ایک مشین ہے ۔ اور ایک طلائی کانٹوں کی جوڑی جن کی قیمت ۱۲۵/- روپے ہے ۔ یعنی ۱۰۰ روپیہ کی مشین اور ۲۵/- طلائی کانٹوں کے ہیں ۔ ان سب کے ۱/۸ حصہ کی وصیت کرتی ہوں ۔ کہ میری وفات کے بعد انجمن میری جائیداد کے ۱/۸ حصہ کی وارث ہوگی ۔ نیز اگر میری وفات کے بعد میری اور کوئی جائیداد ثابت ہو جائے تو انجمن اس کے بھی ۱/۸ حصہ کی مالک ہوگی ۔ الامتہ امیر بیگم ۔ گواہ شد رحمت اللہ واثق احمدی قادیانی گواہ شد کرم علی کاتب ۔ گواہ شد جہاشہ محمد عمر مولوی فاضل خاوند موصیہ

نمبر ۵۵۹۲ سردار بیگم زوجہ ماسٹر فضل الٰہی صاحب قوم راجپوت عمر ۵۰ سال تاریخ بیعت ۱۹۱۶ء ساکن قادیان دار الفضل بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۱۱/۱۲/۱۹ ہش حسب ذیل وصیت کرتی ہوں میرے مرنے پر جس قدر جائیداد ثابت ہو اس کے ۱/۸ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی ۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے ۔ کپڑا سینے کی مشین قیمتی ۱۲۰/- زیور ۸۰/- روپے کل جائیداد کی قیمت ۲۰۰/- ہے ۔ حق مہر میں نقد وصول کر چکی ہوں ۔ العبدہ سردار بیگم بقلم خود ۔ گواہ شد فضل الٰہی خاوند موصیہ محلہ دار الفضل گواہ شد جلال الدین پسر موصیہ دکاندار گینال ہوس دار الفضل قادیان ۔

نمبر ۵۳۸۸ منکہ سلطان علی ولد محمد خان قوم اوان پیشہ زمیندار عمر ۴۲ سال تاریخ بیعت ۱/۳۵ ساکن چک نمبر ۴۹۱ ڈاک خانہ بوریوالا ضلع ملتان بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۵/۹/۳۹ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں ۔ اس وقت میری غیر منقولہ جائیداد کچھ نہیں ۔ میرا گزارہ صرف کاشتکاری پر ہے ۔ جو غیر کی اراضی بٹائی پر لے کر کاشت کرتا ہوں ۔ میری آمد اندازاً سالانہ تمام ساٹھ روپیہ ہے ۔ اس میں سے آٹھواں حصہ ادا کرتا رہوں گا ۔ اگر زیادہ آمد ہوگی تو بھی ۱/۸ حصہ ادا کرتا رہوں گا ۔ اور آئندہ کوئی جائیداد غیر منقولہ میں نے پیدا کی یا میرے قبضہ میں آئی تو اس کا ۱/۸ حصہ ادا کر کے رسید حاصل کر لوں گا ۔ تو میرے بعد میرے ورثاء پر ادا کرنا ضروری ہوگا ۔ العبد سلطان علی چک ۴۹۱ E.B بقلم خود گواہ شد محمد علی سیکرٹری تبلیغ بقلم خود گواہ شد خوشی محمد بی ۔ اے ۔ ایس ۔ سی سیکرٹری مال انجمن چک ۵۴۳ براستہ بوریوالا ضلع ملتان

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں

لنڈن ۱۶ اپریل۔ کئی مقامات پر ناروی فوج کو کامیابی حاصل ہوئی ہے۔ کل کچھ جرمن جہاز ہیمار پر اترتے دیکھے گئے۔ جن پر ناروے کی توپوں نے حملہ کیا۔ اور انہیں بند کر دیا۔

لنڈن ۱۶ اپریل۔ اوسلو کی کٹھ پتلی حکومت کے وزیر اعظم نے استعفیٰ دیدیا ہے۔ جرمنی نے نئی وزارت بنا کر ہیر بادشاہ سے گفتگو کرنے کی کوشش کی ہے۔

پشاور ۱۶ اپریل۔ کل ضلع بنوں میں قبائلیوں نے حملہ کیا۔ جس میں ان کے بہت سے آدمی مارے گئے۔ حکومت کا کوئی نقصان نہیں ہوا۔ صرف ایک گھوڑا مارا گیا۔

کراچی ۱۶ اپریل۔ کل رات حیدرآباد سندھ کے جیل میں جھگڑا ہو گیا۔ قیدیوں نے چھت کو توڑ دیا۔ سپرنٹنڈنٹ جیل اور دوسرے افسروں پر حملہ کیا۔ سپرنٹنڈنٹ صاحب بے ہوش ہو گئے۔ جیل کے چوکیداروں نے جب خطرہ کو بڑھتے ہوئے دیکھا تو گولی چلا دی جس سے ۳۳ قیدی زخمی ہوئے۔ انہیں ہسپتال پہنچا دیا گیا۔ کہا جاتا ہے کہ قیدیوں نے جیل سے بھاگ جانے کی کوشش کی۔ ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ تحقیقات کر رہے ہیں۔ اب حالات پر قابو پا لیا گیا ہے۔

لنڈن ۱۶ اپریل۔ ناروے میں اتحادی فوجوں کے اترنے اور سمندر میں جرمنی کے نقصان اٹھانے سے ثابت ہو گیا ہے۔ کہ ناروے پر ہٹلر کا حملہ دانشمندی کے خلاف تھا۔

لنڈن ۱۶ اپریل۔ کل ناروے سے چار برطانوی جہاز کچا لوہا لے کر انگلستان پہنچ گئے ہیں۔

واردھا ۱۶ اپریل۔ آج صبح واردھا میں کانگریس کی ورکنگ کمیٹی کا جلسہ ہوا۔ جس میں تین گھنٹہ تک بات چیت کی گئی۔

چنگ کنگ ۱۵ اپریل۔ چینیوں کا دعویٰ ہے۔ کہ صوبہ کیانگسی میں جوابی حملہ کر کے انہوں نے جاپانیوں کو پسپا کر دیا۔ اور صوبہ کے دارالسلطنت نانچنگ پر قبضہ کر لیا ہے۔

ہانگ کانگ ۱۵ اپریل۔ جرمنی کے جو تجارتی جہاز بحر الکاہل کے غیر جانبدار ملکوں کی بندرگاہوں میں پناہ گزین تھے جرمنی نے حکومت جاپان کو یہ جہاز خرید لینے کی پیشکش کی تھی۔ اور جاپان بھی آمادہ تھا۔ مگر گورنمنٹ برطانیہ نے حکومت جاپان کو آگاہ کر دیا ہے۔ کہ برطانیہ اس کو تسلیم نہیں کرے گا۔ اس پر جاپان نے جرمنی کی یہ پیشکش مسترد کر دی ہے۔

لاہور ۱۵ اپریل۔ لاہور کے ۱۰۱۹ مسلمانوں کے دستخطوں سے ہز ایکسی لینسی وائسرائے ہند سے اپیل کی گئی ہے۔ کہ وہ خاکساروں پر سے پابندی ہٹا لیں اس کی نقل سیکرٹری آف سٹیٹ گورنر پنجاب۔ اور تحقیقاتی کمیٹی کو بھی ارسال کی گئی ہے۔

لنڈن ۱۶ اپریل۔ ناروے کے ساحل کے پاس سمندری لڑائی جاری رہنے کے باوجود گذشتہ ہفتہ میں برطانیہ کا ایک بھی جہاز نہ ڈوبا گیا البتہ چار غیر جانبدار جہازوں کی شامت آ گئی۔ اس کے مقابلہ میں پچھلے ہفتے جرمنی کے ۶۰ ہزار ٹن کے جہاز برباد ہوئے۔ لڑائی شروع ہونے کے وقت سے لے کر اب تک جرمنی کے ۷ لاکھ ٹن کے جہاز برباد ہو چکے ہیں۔ گویا اب تک اس کے بیڑے کا ۱/۲ حصہ برباد ہو چکا ہے۔

لنڈن ۱۶ اپریل۔ ناروے کی گورنمنٹ نے اس بات کی تصدیق کر دی ہے کہ ناروک کی بندرگاہ پر برطانوی فوجوں نے قبضہ کر لیا ہے۔ برطانوی فوج کے ناروے پہنچنے کی خبر کو جرمن پبلک سے چھپانے کی کوشش کی جا رہی ہے جرمنی نے آج جو سرکاری اعلان چھپایا اس میں ناروک پر برطانیہ کے قبضہ کا کوئی ذکر نہیں۔ اس کی بجائے پبلک کو یہ پٹی پڑھائی جا رہی ہے۔ کہ یہ بندرگاہ جرمنی کے کسی کام کی نہیں ہے۔

لنڈن ۱۶ اپریل۔ ناروے پر جرمن حملہ کے صرف سات دن بعد برطانوی فوجوں کا ناروے پہنچنا بہت بڑا کارنامہ سمجھا جا رہا ہے اس کے لئے بڑی تیاریاں کرنی پڑیں۔ اور لمبا اور کٹھن رستہ طے کر کے فوجیں پہنچیں ان فوجوں میں کینیڈا کے بھی کچھ دستے شامل ہیں۔

لنڈن ۱۶ اپریل۔ جرمن سپاہی جو پہاڑیوں میں چھپے ہوئے تھے انہیں ناروی فوج نے گھیرے میں لے لیا ہے۔ کچھ جرمن سپاہی سویڈن میں جا گھسے تھے۔ ان کو نظربند کر دیا گیا ہے۔

لنڈن ۱۶ اپریل۔ برطانوی ہوائی جہازوں نے جرمنی کے کئی اڈوں پر آگ لگانے والے بم پھینکے جس سے دو جگہ ہوائی اڈوں پر آگ لگ گئی۔ تمام برطانوی جہاز سلامت واپس آ گئے سیاہ بادل کے چھائے ہونے کی وجہ سے جرمن جہازوں کے ایک قافلہ پر حملہ کیا گیا۔ اور جہاز ... کر پر ... ہو گئے

لنڈن ۱۶ اپریل۔ برطانوی فوج کے پہنچ جانے کی وجہ سے ناروے کے لوگوں کے حوصلے بڑھ گئے ہیں برطانوی اور ناروی سپاہی مل کر کام کر رہے ہیں۔ ناروے کی حکومت نے اپنے افسروں کے نام حکم جاری کیا ہے کہ وہ برطانوی افسروں سے پورا پورا تعاون کریں۔

لنڈن ۱۶ اپریل۔ ناروے کی گورنمنٹ نے کل رات ایک اعلان نشر کیا جس میں کہا۔ کہ حکومت دشمن سے لڑائی کا تہیہ کر چکی ہے۔ جرمنوں نے بعض ایسے مقامات پر بھی بم برسائے جہاں شہریوں کے لئے بچاؤ کی کوئی صورت نہ تھی یہ بھی اعلان کیا۔ کہ حکومت کے ہیڈ کوارٹر کو چھپا کر رکھا جائے گا۔

لنڈن ۱۶ اپریل۔ فوجی نقطہ نظر سے جرمنوں کا ناروے پر حملہ بری طرح ناکام رہا ہے۔ اس کے علاوہ جرمنی کو اقتصادی تباہی کا بھی سامنا کرنا پڑے گا ناروک سے ۷۰ لاکھ ٹن کچا لوہا جرمنی کو جاتا تھا لیکن اب یہ اتحادیوں کے قبضہ میں ہے۔ کئی اڈوں سے جرمنی بجلی کا تیل ناروے سے حاصل کرتا تھا۔ مگر اب ان پر اتحادیوں کا قبضہ ہے۔

لاہور ۱۶ اپریل۔ پنجاب گورنمنٹ نے ایک اعلان میں بتایا ہے کہ کن شرائط پر خاکساروں سے پابندیاں ہٹائی جا سکتی ہیں۔ اول یہ کہ وہ بدامنی پھیلانے اور قانون توڑنے سے باز رہنے کا یقین دلائیں۔ دوسرے جلوس میں ہتھیار لے کر چلنے اور فوجی رنگ میں پریڈ کرنے پر جو پابندیاں عائد ہیں انہیں نہ توڑیں تیسرے خاکساروں کی انجمن صرف جائز مقصدوں اور سماجی کاموں میں حصہ لے۔ چوتھے قانون کے پابند لوگ اس تحریک کی راہنمائی کریں۔ پانچویں دوسرے صوبوں کے خاکسار پنجاب سے باہر چلے جائیں۔ اور مختلف مقامات پر جو خاکسار جمع ہیں وہ اپنے گھروں کو چلے جائیں۔

ملتان ۱۶ اپریل۔ ملتان سنٹرل جیل میں قیدیوں نے افسروں کا حکم ماننے سے انکار کر دیا اور ایک بارک کی چھت پر چڑھ کر عالموں پر اینٹیں برسانی شروع کر دیں مگر پولیس کے ذریعہ ان پر قابو پا لیا گیا پولیس کو فائر بھی کرنے پڑے

پشاور ۱۶ اپریل۔ اطلاع ملی ہے کہ شمالی وزیرستان میں قبائلیوں نے ایک پل کو نقصان پہنچایا۔

لنڈن ۱۶ اپریل۔ ہمبرگ سے خبر آئی ہے۔ کہ کل رات جرمن فوجوں میں ایسی ہلچل رہی ہے جو پہلے کبھی نہیں دیکھی گئی۔

دہلی ۱۶ اپریل۔ گورنمنٹ آف انڈیا نے آج سویرے یہ اعلان کیا ہے کہ برطانیہ کے تیار کردہ مال پر ڈیوٹی کم کر دی گئی ہے۔ اس پر کل سے عمل شروع ہو گا۔

لنڈن ۱۶ اپریل۔ ٹائمز نے اپنے ایڈیٹوریل میں لکھا ہے کہ سات دن کے اندر جرمنی کے حملہ کے بعد برطانوی فوجوں کا ناروے پہنچنا بہت بڑا کارنامہ ہے ترکی کے اخبارات نے برطانوی فوجوں کے ناروے پہنچ جانے کا ذکر